

۵۹۰ کتب خانہ تصنیف کار عالی حمید آباد دکن

۲۰ جلد

Call No

Author

Title

عبد القادر
نام حق

نام حق

ایک جلد

مکتب

مکتب

Acc No

برائے پیشہ کار

رسالہ

خاکبایِ رسول اللہ خواجہ غلام علی
 ہستم مطبع غریزہ نے برے جہد و کوشش سے محض
 واسطے نفع عوام کے اس کتاب کا ترجمہ ہندی زبان میں
 صاحبِ مشفق مکرئی عبد اللطیف صاحبِ متخلص الطغ
 سلائے نظم کروا کر اس کے حواشی بھی لکھوائے
 صحت اور درستی کے ساتھ اسی مطبع میں ۱۸۵۱ء
 کو فیض اور اپنی عاقبت کی نوا میں

مطبع
 غریزہ
 منظر

فصل نمبر

فصل نمبر

فصل نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید باری تعالیٰ

وحدانیت اللہ تعالیٰ کی

نامِ حق بر زبان ہے نام

نامِ حق ہی مری زباں پر رواں

ملک و صانع و قدیم و حکیم

ملک و صنّٰ اُسکو ہی قدیم حکمت

ہر چہ بہت از غیبی و ہستی

زیر و بالا سے جو کہ ہی موجود

کہ بجان و دلش ہے خوانم

بلکہ کرتے ہیں یاد اُسے دل و جاں

خالق و رازق و رؤف و رحیم

خالقِ رازقی کسرمِ حنت

ہمہ زو یافت صورتِ ہستی

سب اُسی سے ہیں پیا صورتِ بود

طاعتِ اوست فرضِ عین شدہ	برہمہ خلق، سچو دین شدہ
بند کی اسکی فرضِ عین ہو	سارے عالم پر مشلِ دین ہو
داد مارا کتابتِ ماخوایم	کرد مارا خطابتِ ما دایم
ہمیں قرآن پڑھنے کو وہ دیا	اور سمجھنے کو اُسکے حکم کی
ہرچہ اوکفت اُن کہیم ہم	طاعتِ او بجاں کہیم ہم
حکم پر اُسکے ہم چلے جانا	طاعتِ اُسکی بجاں بجا لانا
انچہ اوکفت غیر اُن کردن	نیست سودی بجز زبیا کردن
کرنا برعکس اُسکے فرماں کے	نہیں حاصل سوائے نقصان کے
روز و شب طالبِ قبولِ ویم	پیر و امتِ رسولِ ویم
طالبِ اُسکے قول کے ہیں ہم	پیرِ اُسکے رسول کے ہیں ہم

نعتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تقریفِ مرسلوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی

پیشوائی چو مصطفیٰ دارم

پیشوا مثل مصطفیٰ ہی ہمیں

سرور خاتم و نکین ہم

سرور و خاتم و نکین ہی

او طریقت عیان کند مارا

وہ طریقت عیاں کیا ہم کو

تا بروزِ حیرا پایے باد

وہ ہم اُس پتہ تا بروزِ قیام

دوستانِ چہار یارِ ویم

دوستانِ چہار یار ہیں ہم

مر قرضی دان علیہم الرضوان

اور حیدر علیہم الرضوان

شکر حق را کہ پیشوا داریم

شکر حق کا کہ پیشوا ہی ہمیں

مہتر و بہتر کزین ہم

افضل و برتر کزینہ ہی

او شریعت بیان کند مارا

وہ شریعت بیان کیا ہم کو

صلواتِ خدای بروی باد

صلوات و سلام رب ہوام

امتِ او و دوستانِ ویم

امت اسکے ہیں دوستانِ ہمیں ہم

چون ابو بکر ہم عمر عثمان

جیسے ابو بکر اور عمر عثمان

رحمتِ حقِ نثارِ یارِ انش	باد و برجہ دوستدارش
--------------------------	---------------------

رحمتِ حق ہو آسکے یاروں پر	اور سب اُسکے دوستداروں پر
---------------------------	---------------------------

اَغَاظِ کِتَابِ مُسْتَطَابِ اَعْتَذَرُ اِلَیْهِ جَانِبِ مُصَنِّفٍ

ابتداء کتاب پاک کا اور عذر کرنا مصنف کا

ای مصلیٰ بیاطہارت کن	خانہ دینِ خود عمارت کن
اے مصلیٰ تو آطہارت کر	دین کے گھر کتیں عمارت کر
چون بیاری طہارتِ ظاہر	باطنت نیز حق کہ طہا ہر
اگر کرے تو ظہارِ شہیدِ ظاہر	یرے باطن کو حق کرے ظاہر
اُن طہارت کہ جسمِ آبد	ظاہر ت را ہمہ قسم آبد
وہ طہارت جو نسیمِ جسم سے ہو	ظاہر نہیں جسم ہیں اُسکو
تن بغسل و وضو پاک کنے	آب کر نیت قصدِ خاک کنی
تن کو غسل و وضو سے پاک کرے	ہنویانی تو قصدِ خاک کرے

<p> زانکہ چونکہ شریع را کویم کیونکہ ہوں میں مطیع شریع بنی بر تو خوانم روان و بی منت بولوں ہوں سب بغیر منت کے توشہ عمر پنجہ روزہ کنم توشہ عمر اپاہی یہ مقال دل مقام نیاز ز باید کرد دل کو اپنے بنا مقام نیاز اوپین پرشش از نماز بود پہلے پرشش نماز کی ہو گی تا دران روز باشد تو قیر تا رہے تجھ کو حشر میں تو قیر </p>	<p> شرح این ہر سہ نوع را کویم شرح کرتا ہوں اس میں تینوں کی در طہارت فریضہ سنت فرض و سنت تجھے طہارت کے پس بیان نماز و روزہ کنم پھر کہوں گا نماز و روزے کا حال آبدست و نماز ز باید کرد کرو وضو اور تو کہار نماز روز محشر کہ جان کد از بود حشر میں جس سے گل رہائی جی پس کن در نماز با تقصیر پس نہ زوں میں تو نہ کر تقصیر </p>
---	---

خود ثنائی چسب کو کفہ است	در معنی نکر کہ چون نقہ است
ہی ثنائی بہت بجا بولا	خوب معنی کے موتیاں رولا
غم دین خور کہ غم غنم دین است	ہمہ غمہاں سرور ترازین است
غم اگر ہی تو دین کا غنم ہی	غم دیں کھا کہ سب سے غنم ہی
غم دنیا مخور کہ بیہودہ است	ہیچ کس در جہان نیا سودا
غم دنیا نکھا ہی بیہوش	کوئی جہاں میں رہا نہ آسود
من عجزہ قصور معترفم	نی چون نادان و احمق و خرفم
عجز کا ہوں میں معترف ہر آں	نہ کہ قوت سا ہوں میں ناداں
میش ازین کفہ انداہل سلف	عذیر من صنف قد استہک
آگے ہی کہہ گئے ہیں اہل سلف	کیا نصیف جو ہوادہ ہدف
لیک بر قد خورشید کوشیدن	یہ ز بیکاری و خموشیدن
لیک کوشش ہی اپنی قدرت پر	چکا بیکار رہنے سے بہتر

مکنی عیب کر تو میدانی	که در و محله پوشانی
عیب مت کر اگر تو ہی دانا	بلکہ پہنا لباس صحت کا
من بقدر مجال کوشیدم	فقط را برد نظم پوشیدم
حب مقدور میں کیا کوشش	فقط کو نظم کی دیا پوشش
اسپ تازی اگر چه بہ تازد	لاشہ خر خوشنق نمیدارد
اسپ تازی اگر چه خوب چلے	پر نہ عاجز کہہا ہی چلنے سے
صد و ہشتاد بیت و دہ باب	لائق روز کار اصحاب است
بیت آتی ہیں نو پیا اور دسٹ باب	یکے ہیں سب مناسب اصحاب
موجز و دلپذیر افتادہ است	لا جرم بی نظیر افتادہ است
مختصر دلپذیر ہی یہ کتاب	اسلئے بے نظیر ہی یہ کتاب
این ترا یاد کار از شرف است	نام او در جهان بہر طرف است
یاد کار شرف ہی یہ نمحکو	نام جکا جہاں میں ہی ہر سو

از بخار راست مولد و سبش	وز خراسان علوم و سبش
کہ بخارے سے ہی وطن اُسکا	اور خراسان سے علم و فن اُسکا
یا آلہی بدہ تو توفیق تم	راہ بنما بسوی تحقیق تم
ای خدا سے کریم دے توفیق	رہ دکھا بھکو جانبِ حقین

بَابِ اَوَّلِ دَرْ بَيَانِ وُضُوْدِ اَيْنِ مُشْتَمِلِ اَبْرَچَهَارِ فِصْلِ فَصْلِ اَوَّلِ دَرْ فَرِيضِ
 باب وضو کے بیان میں اس میں چار فصل ہیں پہلی فصل وضو کے فرضوں کے بیان میں

در صبح و رواح و لیل و نہار	در وضوئیست جز فريضه چهار
رات دن پنج و شام میں اصلا	نہ وضو میں ہی چار فرض سوا
شستن روی و دست و مسح سر	شستن پای نیز مقبرست
دھونا نہ ہاتھ مسح سر کا ہی	پاؤں دھونا فرض چوتھا ہی
ربع مسح فرض باید دید	لازمش چھو فرض باید دید
پاؤں مسح فرض ہی سمجھو	لازمی مثل مسح ہی سمجھو

فصل دوم در سنتهای وضو

دوسری فصل وضو کی سنتوں میں

سنتِ آبدست دہاں	ہر کہ دانست مردِ رہاں
دس ہیں سنت وضو کی ای آگاہ	جو کہ جانا سو ہی وہ ماکٹ راہ
ستن دست پیش مسواک است	نام حق گفتن از دل پاک است
قبل شوک ہاتھ کو دھو دے	نام اللہ کا کہے دل سے
مضمضہ مسح کو سن استنجی	بہ کرات شستن اعضا
کان کا مسح کٹی استنجی	اور دھونا ہی تین بار اعضا
نیز انکشت پای را تخلیل	سنت آمد از مصطفیٰ بے قیل
باؤں کی انجلیوں کی بھی تخلیل	سنت آئی بنی سے ہی بے قیل
باز تخلیل لچہ استنشاہ	گفتم این جہد را علی الاطلاق
در تخلیل ریش و استنشاہ	کہا ان سب کو میں علی الاطلاق

راذن آب جزدوا بنود	عضو کر کے روا بنود
پانی دوتا سے بن نہیں ہی دوا	عضو کر کے بنود سے روا

فصل سوم در مستحبات وضو

تیسری فصل وضو کے مستحبوں کے بیان میں

نیت وزان پس موالایت	درو وضو شستن مستحبات
نیت او دھونا پانی بہ پانی اعضا	مستحب چھ وضو کے ہیں پیدا
بیمیا من ہدایت از تادیب	ہم مسح و انکبہی ترتیب
سیدھی جانب سے ابتدا الیٰ الہ	مسح بسر کا اور ہی ترتیب
مسح کردن ازین قبیل کیری	کر تو مسح سر از عمل کیری
مسح کردن کا مستحب آیا	مسح جب سر کا تو جب لایا

فصل چہارم در مکروہات وضو

چوتھی فصل وضو کے مکروہوں کے بیان میں

آب اندر دہان و در مینی	بکف چپ کراہیت مینی
پانی نہاد و زناک میں لینا	دست چپ سے کراہیت ہی بکا
آب بر روی سخت تر کردن	عورت خویش را نظر کردن
مارنا نہد پر زور سے پانی	دیکھنا اپنی جائے پنہانی
خوی در آب پر شدن از عدا	سخن اندر مقام استنجا
تھوک پانی میں جان کر بھانا	بات کرنا بوقت استنجا
ور تو مینی براست افشانی	در میان کراہیت مانی
مت چھڑک اپنے سے ہاتھ ناک	ناکراہت سے تو ہے بے باک
ہر کہ این شش کراہیت داند	دایم اندر رفاہیت ماند
جو کہ بے چھ کراہیت سمجھے	حق سے منت رفاہیت سے رکھے

باب دوم در بیان نشکندہائی وضو

دوسرا باب وضو کے توتنے والوں کے بیان میں

آنچه از پیش و پس عیان کردد
 آنکه چنانچه بے جو که ہو دے عیاں
 مکر آن باد کان ز پیش بود
 پر ہو او ده جو آگے سے نکلے
 ریم و خون کر روان ہی باشد
 پیپ ہو ہو اگر رواں ہو دے
 خواب تکیہ زوہ و شکند
 سوتا کا لگا کے تو رے وضو
 قہقہ اندر نماز و یہو شے
 بے ہشی اور نماز میں قہقہ
 ہر کہ راشد مباشرت فاحش
 لگیں دوشد گد برہنہ اگر

بدست ترا زیان کردد
 وہ وضو میں ترے کرے نقصاں
 وضو ہم بجای خویش بود
 صبح تیرا وضو کمال رہے
 قی کنی پر دمان ہی باشد
 قی وہ ایسی کہ چڑ دمان ہو دے
 تکیہ بر خواب چکیں کند
 نیند پر اعتماد ہی کس کو
 باز دیو لوانکی و مد ہو شے
 مست ہو جاوے یا کہ دیوانہ
 فرج برفج و ایر و ربا بشر
 رہے اسوقت ایستادہ ذکر

باب سوم در غسل و ان مشتملست بر فصل اول در بیان فرائض غسل

تیسرا باب غسل کے بیان میں تین فصل ہیں پہلی فصل غسل کے فرضوں کے بیان میں

فرض در غسل اوست چیز بود	ہر کہ بادانش و تمیز بود
فرض ہیں تین غسل میں اس کے	ہی جو اگر تمیز و دانش سے
برعمہ عضو خود روان کردن	آب در مین و وہاں کردن
جاری بستن پہ کیچھے پانی	ناک اور منہ میں لیچھے پانی

فصل دوم در بیان سنتهای غسل

دوسری فصل غسل کے سنتوں کے بیان میں

یادگیرش کہ بہتر از گنج است	سنت غسل جملگی پنج است
یاد کر گنج سے ہیں لیے پیار سے	سنت غسل پنج ہیں سارے
دور کردن نجاست از تن خویش	ستن دست و فرج باید پیر
دور کر تن سے سب نجاست کو	ہاتھ اور شرنگاہ اول دعو

پس وضو ساختن ز بہر خدا	شنن تن سبہ بار سہا
پس وضو کیجئے براے خدا	تن کو دھوئیں بار سہا
آن زمانیکہ موسیٰ را بافند	شاید آن موسیٰ را نہ بشکافند
عورتیں چوتیاں جو گوندھتی ہیں	ہیں واجب کہ کھولیں بالکتیں
در تک موسیٰ آب را رانند	باقہ خشک ہچمان مانند
جرمہ میں بالوں کے پانی دوڑاویں	چوتیاں یو نہیں خشک رہجاویں

فصل سوم در بیان مقدار آب وضو غسل

تیسری فصل وضو و غسل کے پانی کے مقدار کے بیان میں

مکن اسراف ما تو اے جانی	چون ولا تتر فواہمی خوانی
ست کراشرف آب ای خو شخو	جب ولا تتر فواہمے ہی تو
تلف آب چون روا بنود	تلف عمر خر خطا بنود
تلف آب جب روا ہنوا	تلف عمر بے سخن ہی خطا

درو ضو آب یکمن و نیم است

دیرتھ من آب ہی وضو کے لئے

درو وضو کن بہ نیم استنجا

آدھے من ہے وضو میں پاکی کر

پس بدان نیم من کہ میماند

پھر وہ جو نیم من کہ رہتا ہی

بچنین کیر غسل التعلیم

بہر سطح غسل نہیں جانی

ہست این شیطا و رختا

یہ بے احتیاط گھر میں تیرے

در تو ای خواجہ برب جوئی

ای میاں ہر پر جو ہووے تو

غسل را چار من ز تعلیم است

غسل میں چار من کا حکم دیکھئے

ریز بردست و روی نمین را

آدھا من دال ماتھ اور منہ پر

پای شوید برا پنجہ میداند

پاؤں دھو سطح سے بکھا ہی

بر سر خویش ریزد و من و نیم

سببہ رارہائی من پانی

کہ یو د آب تو یہ پیسا

پانی پینے سے جو خرچ کرے

نیست اسراف ہر چہ می شوئی

نہیں اسراف جو کہ دھوے تو

بَابِ چہارم در بیانِ آنچه غسل واجب میکند

جو تحاب غسل واجب ہونے کے سببوں کے بیان میں

بایدت جہد و جہد و دلسوزی

سی و کوشش ضرور ہو دے تجھے

نزد کر ملال خواہد بود

نہیں لایق کہ ہو دے دل یہ ملال

از خدا شرم دار و شرم مدا

حق سے شرا جہاں سے مت شرما

بر زن و مرد، سپحو قرض شود

عورت و مرد پر مثالِ مترض

غسل واجب شود بشرع و قیاس

واجب اُس زن پر غسل ہی نے باک

کر تو خواہی کہ شرع آموزی

گر تو چاہے کہ شرع کو سیکھے

آنچه از وی سوال خواہد بود

وہ چو ہو و یگا اُس سے تجھے سوال

در طلب کردنِ حقیقتِ کار

علم حق کی طلب میں اے دانا

غسل ای پنج چیز ضرر شود

پانچ چیزوں سے غسل ہو دے فرض

چون شود پاک زن رَحِیض و نفاک

زن ہو حیض و نفاس سے جب پاک

ہر زنی را کہ کم شود ایام	غسل باید بہر نماز مدام
جس کے ایام بندہ بر گم ہیں	غسل کرنا وہ ہر نماز کی تہ ہیں
مرد را چون ذکر چہن ان کرد	کہ در اندام زن نہاں کرد
مرد کا جب ذکر ہوا پس دھب سے	کہ نہاں زن کی منبرج میں ہو دے
غسل واجب شود از ان جالش	کر چہ زن حال نیت از انش
غسل واجب ہوا سکتیں در حال	اگر چہ اُس حال سے ہو رازال
غسل واجب کند جنابت ہم	بر زن و مرد اے مدارِ کرم
بھی جنابت سے غسل ہی واجب	مرد اور زن پامی مرے صاحب

باب پنجم در بیان تیمم

پانچواں باب تیمم کے بیان میں

چار چیزست در تیمم نرض	مید ہم مرترا بدانش عرض
ہیں تیمم میں چار چیزیں نرض	میں بدانش تجھے کروں ہوں عرض

اسطرح ازال ہونا
در عورت بابت ہونے کے ازال ہونا

خاک از جای پاک ائی ہستہ	نیت و قصد خاک ائی ہستہ
خاک کو جاے پاک سے لیجے	نیت اور قصد خاک کا کیجے
کہ نمازت مباح کردانی	نیت اینست کہ نمیدانی
کہ کرے تو مباح اپنی نماز	بہی نیت ہی جان لے بنیاز
پس بالمش برو کہ کردی پاک	چون زدی ہر دو پنجہ را بر خاک
منہ پہ تل تا کہ پاک ہو دیگا	جب تو دو ہاتھ خاک پر مارا
ہر دو ساعد برفقین بال	پس ذکر بار پنجہ زن در حال
کہنہوں تک پھر ادو ساعد پر	پھر دہیں ہاتھ مار بار دگر
کہ ترا زین چہار ناچار است	در تیمم فریضہ این چار است
یاد کرنا تجھے ہی اب ناچار	ہیں تیمم کے لیے ستر ایض چار
در تیمم تو گنت را در باب	ز و ما شرط نیت استعیاب
در تیمم تو گنت را در باب	نہیں پاس اپنے شرط استعیاب

ہرچہ ان ناقض وضو باشد

جو کہ ناقض وضو کے لئے

واکہ قادر بود بر آب طہور

ہو جتھے آب پاک پر مفد در

ہرکہ میلی ز آب دور بود

ہو جو یک میل دور پانی سے

دور بود آب کمتر از میل

رہے کم میں سے گرا آب کہیں

میل در شرع ثلث ذرنگ است

یاد رہے تین ہندسہ سے کم شرع میں ہے ہزار

ثلث ذرنگ است چار ہزار

ثلث ذرنگ ہی چار ہزار

ناقص اندر تیمم او باشد

وہ تیمم کو بے سخن تو رہے

زوشود در زمان تیمم دور

اُس سے فی الحال ہو تیمم دور

این تیمم ورا طہور بود

پس تیمم ہی جائز اُسکے لئے

نیت در نار وائش قبل

دست نہ تھامے تو بوجہ

نار دالی میں اُسکے سبب نہیں

کر ترا دانش است ذرنگ است

عقل گریزی راہ کی ہی دلیل

از قدم ہای اشتر ہزار

قدم اُس اوت کے جو ہو ہزار

نماز

بَابُ شَتَمِ دَرَبِیَانِ نَمَازِ وَاِنْ شَتَمَ لَسْتُ بِرَجَحَانِ فَضْلِ اَوَّلِ اَدْوَانِ فَرَضِهَا

چشم نماز کے بیان میں اس میں چار فصل ہیں پہلی فصل نماز کے فرضوں کے بیان میں

مقدمۃ ایشیٰ الو حنیفہ بود

پیشوا اسکا بوحنیفہ ہی

در شریعت دینی و ہم دانی

اور شریعت میں کامل و دانی

زانکہ صافی ترست مشرب او

کیونکہ ہی اسکا صاف تر مشرب

شش درون نماز و شش بیرون

چھ نمازوں میں اور چھ باہر

فرض و نفلت ہمہ روا کرد

فرض اور نفل سب روا ہو دیں

ہر کہ او طالب لطیفہ بود

جو کہ وہ طالب لطیفہ ہی

دین کی پاکلی

او در اسلام صوفی و صافی

ہی وہ اسلام میں بہت صافی

بشنو از من بیان مذہب او

مجھ سے سُن لے جو اسکا ہی مذہب

ضبط کن این دوش فریضہ کن

یاد دے بارہ فرضِ دل سے کر

تا نماز تو مانوا کرد

تا نمازیں ترے ادا ہو دیں

انچہ بیرون کنون ترا فرض است

وے جو باہر کے فرض ہیں اس آن

نیت است و طہارت و تکبیر

نیت اور ہی طہارت اور تکبیر

غم اسلام بایست خوردن

غم اسلام چاہئے کھانا

شش کردن در اندرون نماز

دوسرے جگہ جو ہیں میساں نماز

آن قیام و قرائت و رکوع

ہی قیام و قرائت اور سجدہ

پس رون آمدن فریضہ شمار

باہر آنا نماز سے پہچان

عرض دارم کہ موضع عرض است

بولتا ہوں کہ جہی بہر جائے یہ نماز

پوشش عورت و مکان طہیر

ستر عورت ہی اور مکان طہیر

روی ہم سوی قبلہ آوردن

جانب قبلہ اپنا منہ لانا

فرض کیر و نماز کن بنیاد

فرض جان اور نماز کر بنیاد

قعدہ آخرین و سجدہ خضوع

آخری قعدہ و سجدہ خضوع

بھی رکوع اور آخری قعدہ

از نماز اسے مدار عقل و قیاس

فرض ہی ای مدار عقل و قیاس

فصل دوم در واجبات نماز

دو رکعت نماز واجبوں کے بیان میں

<p>زا مکہ از مصطفیٰ جنین فرست ایسی آئی ہی مصطفیٰ سے بات در دوئی اول فرضیہ بخوان پہلی دو رکعتوں میں نذر کی ہو یعنی فرض نماز سورہ با فاتحہ کہ حضرت یعنی پہلی ضمیمہ سورے کی مہت بخات کر سورہ با فاتحہ قرین باشد چاروں رکعت میں ختم سورہ کرے واچھ پست پست پست پست پست ترتیب میں ہی پست پست پست پست پست</p>	<p>واجبات نماز با ہفت است واجبات ہیں نماز کے سات فاتحہ ضم سورہ قرآن فاتحہ اور ہم سورہ یسے در لیک اندر تطوع و سنت ایک نفل سنت میں ای مہتر کا خرمیش جو اولین باشد بلکہ ثانی ہی مثل اول کے دوسرا دو گنا ۱۲ در بلند می بلند باید خواند چہرہ میں پکار کر پست</p>
--	---

تعدہ اول از وجوبات است	باز در آخرین تحیات است
در واجب ہی تعدہ اولی	آخری میں تشہد اے دانائے
یزد و ترشد قنوت عیان	باز تعدیل جسکی ارکان
و تریں ہی قنوت بالتفصیل	اور ارکان کی بھی ہی تعدیل
لیک در عید واجب اقرا	زانکہ تکبیر عید می باید
لیک واجب ہی عید میں افزود	کیونکہ تکبیر عید ہی معبود

فصل سوم در بیان سجدہ سہو

دوسری فصل سجدہ سہو کے بیان میں

سجدہ سہو با تلاوت ہم	واجب آمد باتفاق ام
سجدہ سہو و سجدہ تہ آن	اتفاقا ہیں دونوں واجب جان
واند آنکس کہ حربتی دارد	و نذرین راہ نسبتی دارد
و ہی جانے ہی جکو استعداد	اور اس علم میں ہو اسکو مواد

سجدہ سہو را بیان کردن	واپنچہ مشکل بود عیان کردن
سجدہ سہو کو بیان کرنا	اور شکی جو ہو عیاں کرنا
اگر کسی فرض را کند تاخیر	یا کند ترک واجب اقتصار
کرتے تاخیر کوئی فرضوں کی	ترک واجب کرے اگر کوئی
سجدہ سہو را چوساز کند	جب نقصان آن نماز کند
سجدہ سہو جب ادا وہ کرے	جب نقصان نماز کا وہ کرے
ای مصل بہر دو دست سلام	کوی وانگہ بیا سجدہ تمام
اے نمازی سلام دو طرفہ	ایکے پھر کو تو سہو کا سجدہ
ایچنین است مذہبِ نعمان	و بتقوی چو یوزر و سلمان
ہی اسطرح مذہبِ نعمان	تھا وہ تقوی میں یوزر و سلمان
از یکی سہو دہ دو سجدہ بس	شرح آموز کر ترا ہو سست
اگر تو یک سہو کو دو سجدہ سے بس	سیکھ لے شرح گرتے ہی ہوس

درست نقصان آن نماز کند

۱۔ ملکہ ہر دم فہم ترا
تھا وہ تقوی میں یوزر و سلمان
یہ بڑی کاری ۲۔ ایک مصلی کا نام ہے
شرح آموز کر ترا ہو سست

۱۔ غلط
از یکی سہو دہ دو سجدہ بس

ہوا و سہو مقتدی باشد	ہر اما میکہ ہمتدی باشد
مقتدی کا ہی سہو سہو	جو کہ ہو وے امام راہ نس
سجدہ سہو او نہ معتاد است	مقتدی را کہ سہو افتادہ است
سجدہ سہو سکتیں ہی کہاں	مقتدی کے ہو سہو عیاں
طاعت او خدای پسزیرد	سہو اور امام برکیرد
طاعت اُسکی خدا قبولیگا	سہو اسکا امام اتھالیگا

فصل چہارم در بیان سنتہائی نماز

چوتھی فصل نماز کی سنتوں کے بیان میں

وہ ازان قولیت و وہ فعلیت	سنت اندر نماز آمد میت
دس ہیں قولی انھوں سے دس فعلی	بیس سنت نماز کی ہیں سبھی
بعد ازان در اعوذ کشت فلاح	اچھے قولیت ہست استفتاح
بعد اُسکے اعوذ بہر صلاح	وے جو قولی ہیں سُننے استفتاح

<p>سمیع اللہ کفایت از دین است</p> <p>سمیع اللہ از رو دین ہی</p> <p>مقتدی ربنا لک آغاز د</p> <p>مقتدی ربنا نام کہے</p> <p>نیز تکبیر در مہبوط و صعود</p> <p>اور تکبیر نہتے ^{۱۱} اتھے صبح</p> <p>گیر سنت ولی کیر از فرض</p> <p>فرض کی سنتوں سے ہی سمجھیں</p> <p>نزد ما سنت است در اسلام</p> <p>^{۱۱} سنتوں پہنچیں</p> <p>سنت آیا ہمارے پس اظہر</p>	<p>زان پس سیمیہ و امین است</p> <p>تسمیہ کہنا اور آمین ہی</p> <p>سمیع اللہ امام پر دازد</p> <p>سمیع اللہ جب امام کہے</p> <p>باز تسبیح در رکوع و سجود</p> <p>ہی رکوع و سجود کی تسبیح</p> <p>فاتحہ در دوئی اخیر از فرض</p> <p>فاتحہ آخری دو رکعت میں</p> <p>پس برون آمدن بلفظ سلام</p> <p>^۹ آنا لفظ سلام سے باہر</p>
--	--

سُنَّہِی فِعْلِیَّہِی مَمَّا ز

نماز کی فعلی سنتیں

سنتِ فعل در نماز وہ است

فعل سنت نمازیں ہیں دس

ہست رفع الیدین تا اذنین

ہاتھ کو نون تک اٹھانا ہی

بعد ازان دستِ راست را چپ

دستِ راست ادا اور بچے چپ

مر زمان را بجد احوال

عورتوں کو بافتانِ تمام

دستِ بر رکبہ در رکوع نیز

ہاتھ زانو پر رکوع میں دھر

سجدہ آرید در میان دو کف

گردو ہاتھوں کے بچے سجدہ ادا

یا دیکر شکر ترا شہ است

حصہ

یا دکر لے اگر تجھے ہی ہو سہ

وانکہ بر جای سجدہ وار دعین

سجدہ سے کی جائے کو بچھانا ہی

بہی زیر ناف بہر ادب

ناف کے نیچے رکھے بہر ادب

دستِ بر سینہ پر بود ہمہ حال

ہاتھ بہت ہی سینے پر ہر دم

پشت ہموار دار و کور منہ

پیشہ ہموار رکھ دو تامت کر

شکم از ران دور و دست از ران

ہاتھ پہلو سے پٹ سے جدا

یہ سب سنتوں کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا اور کھینچنا
بیکر کے ساتھ ساتھ لو کہیں کھینچیں اور
عورتیں ہاتھوں کو ناف تک اٹھانا

انچلیاں باہم ملے ہیں در رکوع توں کے سر
کافوں کے راز
پیشہ ہموار رکھ دو تامت کر
شکم از ران دور و دست از ران
ہاتھ پہلو سے پٹ سے جدا

یہ سب دوزخ میں ہیں
 کچھ کچھ جہنم میں
 یہ سب جہنم میں ہیں

تمام کے وقت
 کچھ کچھ جہنم میں

سراشت سوی مسلہ کنی	نیز رہا ہی چپ نشست زنی
سے بند کر انکلیوں کے سر	بیشے بائیں پاؤں کے اوپر
بیہین ویسا رخویش تمام	بانکدہ ان تو روی وقت سلام

داہنے بائیں باخضوع تمام	پیرے مہند کو اپنے دین سلام
مستجب رارسنت انکار	اگر کسی بر تو شبہت اندازد
جائے مستجب کو بھی سنت	لاوے درپیش کوئی کر شبہت
مستجب دوریت ارادت	ای دولت پر ز نور در حکمت
مستجب دور کب ہی سنت	ای را دل نیز حکمت
یاد گیرش کہ نسخہ کیا بہت	بعد از ان ہر چہ بہت ادب
یاد کر ہی یہ نسخہ کیا بہت	ہوں جو اسکے سوا سو ہیں آداب

باب ہفتم در نمائندہای فرایض شبار و نہری

ساتواں باب رات دن کے فرض نمازوں کے بیان میں

پانچ فرض است در شب روزی	ہفتہ رکعت بود کہ روزی
و سے جو ہیں فرض رات اور دن کے	سترہ رکعت ہیں یکہ لے عجم سے
صبح کے دو چار ظہر کے ہیں	پہلے عصر تہہ بیت
ست شام و چار در خفتن	ہیں مقر چہ عصر کنیں
تین مغرب کے اور غٹا کے چار	زین نکور نہیں ستوان کفتن
و تراز واجبات میں نہ	اس سے بہتر ہو سکے گفتار
دو رکوع واجبات سے بچھو	برہمہ واجب است بزار ند
	سب پر واجبہ ادا کر داسک

ایک وقت سے پہلے
 صبح کا وقت ہے طلوع
 دو وقت کا وقت زوال آفتاب
 ظہر کا وقت ہے اوج
 چار وقت کا وقت عصر
 ست وقت کا وقت مغرب
 دو وقت کا وقت غروب
 تین وقت کا وقت غروب
 چار وقت کا وقت غروب
 ایک وقت کا وقت غروب
 کے بعد سے صبح کا وقت

باب ہشتم در بیان سنتہای موکدہ شبار و دن

آٹھواں باب رات دن کے سنت موکدہ نمازوں کے بیان میں

علمائے اندلی شہت	ہست سنت دو آزدہ رکعت
عالمائے کہ گئے ہیں بے شہت	بارہ رکعت ہیں آئے بے سنت

شش پریشین گزار دو دو بھر	دو پس از شام و دو بجفتن در
فہر کے چھ ہیں صبح کے دو ہیں	شام کے دو ہیں دشت کتیں
ست حالت صلوٰۃ این است	انجہ است از موکلات این است
ست حاصل نہایت سیلے	ہیں ہی دے جو ہیں سو گدے
غیر ازین ہرچہ ہست نافلہ ہست	خواجہ ما امیر قافلہ ہست
نقل ہیں جو ہوا سے ان کے ہیں	مصطفیٰ خواجہ انس و جن کے ہیں

لکھنؤ، کتب خانہ "مکمل"

باب نہم در بیان روزہ و مضاف

نوان باب روزہ رمضان کے بیان میں

نیت در حکم شرع کر دانی	روزہ جز قہر نفس شہوانی
حکم میں شرع کے سن ای حانی	روزہ ہی قہر نفس شہوانی
از جماع و شراب دور شدن	وز ہمہ خوردنی نفور شدن
کر جماع اور پینے سے پرہیز	کھانے کی چیزوں پر نکر انگیز

نفس شہوانی قہر نفس شہوانی
جماع و شراب دور شدن
روزہ جز قہر نفس شہوانی
روزہ ہی قہر نفس شہوانی
وز ہمہ خوردنی نفور شدن
کھانے کی چیزوں پر نکر انگیز

روزہ جز قہر نفس شہوانی

فرض دان چھ روزہ رانیت	تایابی زر روزہ انیت
فرض روزوں کی سمجھ نیت	ای روزے بھکوانیت
نیت روزہ گرا دا بنود	در قضا خربش رو بنود
نیت روزہ جو نہیں ہی ادا	ہی قضا بن غیر شب نہ روا
لیک مروقتی و نوافل را	تای پیش زوال است روا
ہی روادقتی و نوافل میں	آگے نصف انہار کے کر لیں
بچنین کر خل طلب نکنی	نیت روزہ خربش نکنی
یوں ہی گر تو خل طلب کرے	نیت روزہ غیر شب کرے
کس پشہ در کلو چوپرید	نیت نقصان روزہ تو پید
کھس مخرج خلق میں جا دے	نہیں روزے میں کچھ خل آدے
گر کسی رک ز دو حجابت کرد	می نشاید ورا علامت کرد
نہد یا سبکھاں لکاوے اگر	نہ علامت کرے کوئی اسبہ

نیت کہ روزہ فرض میں ہے یا نہیں
 یا نیت کہ روزہ فرض میں ہے یا نہیں
 اور روزہ میں دن کے پھر نیت کرنا جائز ہے
 صلیب کی نیت کرنا ایسا ہی روزہ فرض میں
 اور روزہ گذارہ میں
 اور روزہ کے وقت کو کہتے ہیں
 نصف انہار دن کے دوپہر کے وقت
 حال اس بات کا کہ خود روزہ اسکا نیت کے گذارے
 اور نیت کرے کچھ خل میں اس واسطے ادا روا ہے
 میں بھی شب کی نیت کرنا غیر ہر روزہ کا نیت
 رہے حالت میں آویں

نیت کہ روزہ فرض میں ہے یا نہیں
 یا نیت کہ روزہ فرض میں ہے یا نہیں

نہک و سرکہ گردبان پیشید روزہ باقیمت کفر و نشید

نہک اور سرکہ کو بٹی زبان سے چکھا نہیں نکھا تو ہی وہ روزہ روا

روزہ باقی بود و لے مکروہ روزہ باقی ہی پر ہوا مکروہ

ورکنی مسح روغن و سرمہ تیل دالے دیا کہ سرمہ لگائے

سرمہ یا انگھ میں تو روزہ بجا سند نام کہ از بہر طفل می خایند

سرمہ یا انگھ میں تو روزہ بجا سند نام کہ از بہر طفل می خایند

اطفل کے واسطے چو چاہے ہی ناپان کہ از بہر طفل می خایند

بی ضرورت بود روا باشد اگر ضرورت اگر روا بودے

ہست ہر دو ترا منی حری بفراموشی ارکنی و خوری

ہست ہر دو ترا منی حری بفراموشی ارکنی و خوری

ہی گوارا تجھے جو ہو ایس بھول کر کھایا یا جسے ایک

ہی گوارا تجھے جو ہو ایس بھول کر کھایا یا جسے ایک

روزہ تست بچپان باقی

کیونکہ باقی ابھی ہی روزہ رُا

در بقصد است خوردن و کار

عمر اجمع بنود سے یا کھانے

کر خوری آنچه از غذا بنود

رُوٹھایا سو شی نہیں ہی غذا

ہیچو سنک و کلون و اہن

وہیلا پتھر کسند لوٹا ہی

در قطع اگر شروع کنی

نفل روزہ اگر کیا ہی شروع

تا توانی اداسش باید کرد

تا بکھاں کرے اُسے تو آؤا

کر تو سیری و کر تو مشا قی

سیر ہی یا تو ہی ابھی بھوک

لازم آید قضا و کفارت

تجہ پہ کفارہ اور قضا آؤ

بر تو لازم کبیر قضا بنود

تجہ پہ لازم نہیں سو اسے قضا

بنود زین قبل گل سرش

گل سرش نہیں ہی ایسی شی

پس رجوع از برای جوع کنی

بسبب بھوکہ کے کرے تو رجوع

رُوٹھان قضا شن باید کرد

پاس نہاں کے اُسکا آبا قضا

بَاب دَهْمُ دَرِ بَيَانِ كَهَارُ رُوزَةِ رَمَضَانَ

۱۔ دسواں باب روزہ رمضان کے کفارے کے بیان میں

گر کسی قصد کرد در خوردن	بنہار و جماعت کردن
جب کہ توجان بوج کر کھ یا	دن کو یازن کے ساتھ جمع ہوا
شست مسکین طعام باید د	یا یکی بندہ کردنش آزاد
ساتھ مسکین کا توپیت بھرے	یا کہ آزاد ایک بندہ کرے
یا دومر روزہ را پیالے د	تا شوی از حیات برخوردار
یا پیالے دو ماہ رکھ روزہ	تا کہ پاوے حیات کا ثمرہ

خاتمہ

ختم کتاب کا

از برای تو اینقدر کفتم	یا دگیرش کہ مختصر کفتم
تیرے خاطر میں اسقدر بولا	یا ذکر نے کو مختصر بولا

واجب و فرض و نفل حق دانہ

واجب اور فرض و نفل جانے سبھی

از وفات رسول تا امسال

تھے وفات نبی سے اسے بہتر

بود کاین نظم کشت تکسل

یکیک نظم یہ تمام ہوا

باز کویندہ و رسانندہ

اور پہنچانے کہنے والے پر

قطع تاریخ کا مرتب

بطیفیل شفیع رفیع

خواجہ و مشفق عظیم

ترجمہ لکھا نام حق کامتا

ہر کہ این را بصدق دل خواند

جو کہ اسکو پڑھے بصدق دلی

نود و سہ ہفت و شصت سال

سال نود و پینچ سو و پندرہ

شیمہ از جہاد سے الاول

اور تھا نصف جہاد سے الاول

رحمت حق نہاں خوانندہ

بود سے قاری رحمت دور

قطع تاریخ کا مرتب

بفیوض و تفضلات حسد

حب فرمایش و وادینا

جبلہ الطیف بقصد نفع عوام

سال تارخ اسکا سنوایا | چرخ تے خوب ترجمہ پایا

تاریخ طبع زاد سید بہا الدین صاحب محبت

ایام حق را ترجمہ الطیف نمود | کر فقیہان زمان بردہ سبقت
بی سرانیشہ سالتش با تقم | گفت الطف ترجمہ نام حق

ہموزہ بنا را کہ کم شود ایام | غسل باید ہر نماز مدام
جست ایام سر بر کم ہیں | غسل را وہ ہر نماز کتبیں

خلاصہ اسکالوں ہی کہ جس عورت کو سبب جاری رہنے خون استحصاء کے حیض کے ایام کم ہو جائیں
یعنی کس تاریخ کو حیض آتا ہی اور کس تاریخ کو بند ہوتا ہی اور کتنے دن تک جاری رہتا ہی سو بھول گئی ہو
چاہئے کہ فکر کرے پس جن ایام میں کہ اسکو حیض بند ہونے کا لگان ہی ان دنوں میں ہر نماز کے واسطے
غسل کرے

تفصیل اسکی بھی جو عورت کہ ایام حیض کے اور ایام طہر کے یعنی پاکی کے یاد رکھتی ہیں اور جانتی ہیں کہ
حیض غلطی تاریخ کو آتا ہی اور غلطی تاریخ کو بند ہوتا ہی اور اتنے دن رہتا ہی ایسی عورتوں کو اگر خون
استحاضہ کا ستر ہو تو چاہئے کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دیوں اور باقی دنوں میں ہر نماز کو وضو تازہ کریں
جب مسئلہ بول والے کو حکم ہی

چنانچہ کس عورت کو ہر مہینے میں دوسرے دن کے پہلے دن سے سات روز تک حیض آتا تھا ایک اسکو خون
مستمر ہو اس دہ عورت ہر مہینے کے پہلے دن میں ہر نماز کو وضو کرے اور دوسرے دن کے پہلے روز سے
سات روز تک نماز نہ پڑھے بلکہ پھر ہر نماز کے لئے تازہ وضو کر کے ادا کرے

بعض نادان عورتیں چکی اوقات بسر کر لیں تو جب حیض جاری ہو تو بھٹی میں کچھ چھینا یا دھوا
 غسل کرتی ہیں ابتدا کی تاریخ یا دھوا پہنکنا تاریخ اور نہ تعدا و خبر نہ طہر کے ایام سے لگا پس ایسی عورتوں کو
 اگر خون استغناء سے منقطع ہو تو ضرور ہی نگر لیں بعد چھین کے دس دن حیض کے ہونے اور گونے دن طہر میں
 و قرائن سے انکے کان غالب میں جو ایام حیض کے شروع ہونے میں انہیں نازہ پڑھیں اور باقی دنوں میں ہر روز کے
 لئے نازہ دھو لیں

جس عورت کی عقل مرد ہو اور کسی بات پر قراہیں کڑی ہی و اتنا حال کے کہ مرد و کسی باب میں
 کہ فقط ابتدا ایام حیض اور طہر میں تک راسی ہو ہر ماہ کے لئے نازہ دھو کرے اگر اندازے ایام حیض اور
 طہر اور انتہا ایام حیض میں تک ہو تو چاہئے کہ جب تک ہر تک باقی رہی تک ہر ماہ کے لئے غسل کرے
 سوائے عورت کو ہر مہینے کے پہلے دس چار روز حیض آنے کی علامت نہ ہو تو سوائے کو اتنا سو ملازم
 اگر اسکو خون ہستی خد جاری ہو تو چاہئے کہ اول تاریخ سے چار روز تک ہر روز کو وضو کرے کیونکہ ان چار
 میں ہر ایک روز حیض کا بھی ہو سکتا ہے اور طہر کا بھی اور باقی کے چھ دن تک ہر روز کو غسل کرے اسلئے کہ
 چھ دن میں سے ہر ایک روز حیض کا بھی ہو سکتا ہے اور طہر کا بھی اور حیض موقوف ہونے کا بھی کیونکہ اگر پہلی تاریخ
 سے شروع ہو تو چوتھی کو بند ہو جاوے یا چھٹی کو غسل کرنا فرض ہو اگر دوسری تاریخ کو شروع ہو اور
 چوتھی کو بند ہو جاوے یا چھٹی کو غسل کرنا فرض ہو اگر تیسری تاریخ کو شروع ہو اور چھٹی کو غسل کرنا فرض ہو
 ہونے کا سبب نہیں بلکہ حیض کا بند ہونا غسل فرض ہے کا سبب ہوتا ہے جن دنوں میں حیض بند ہونے کا احتمال ہو تو
 ہر روز کو غسل کرنا لازمی ہے اگر حیض ابتدا ہو گا احتمال ہو تو ہر روز کو نازہ دھو لیا جائے
 اگر کسی عورت کو بہت دن تک حیض موقوف رہ کر طیبہ خواستہ ستم ہوا وہ عورت

یہ تمیز نہیں کر سکتی کہ کون سے روز حیض کے ہیں اور کون سے روز طہر کے لیکن اتنا یاد ہی کہ ہر حیض میں
 ایک بار اول تا پنج سے حیض آتا تھا اور کتنے روز جاری رہتا تھا سو یاد نہیں اس صورت میں چاہئے
 کہ پہلے تاج سے کچھ دن تک نماز چھوڑ دو تو یہ کیونکہ بے عین دن یقیناً حیض کے ہیں نہ ایام طہر کا
 احتمال ہی نہ حیض موقوف ہونے کا بعد ان تین دن کے پھر سات روز تک ہر نماز کو غسل کرے
 کیونکہ ان سات روز کا ہر ایک روز حیض کا ہی ہو سکتا ہی اور طہر کا بھی اور حیض موقوف ہو سکتا
 بھی اس لئے کہ اگر حقیقت میں اس کا حیض تین دن تک رہا ہی تو چوتھی تاریخ کو غسل لازم ہو گا
 چار دن تک رہا ہی تو پانچویں تاریخ کو لازم ہو گا اگر پانچ دن تک رہا ہی تو چھٹی تاریخ کو لازم ہو گا
 اسی طرح دس روز تک احتمال ہی اور بعد ہے کے بالکل احتمال نہیں مگر سبب ہمارا دخول
 استحاضہ کے ہر نماز کو تارہ وضو کیا جائے

تاریخ بیت و کلمہ بیع الاول و زجمعہ

باتمام رسید و الحمد للہ علی

دک و صل اللہ علی محمد

و سلم

الطہر

